احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعہ 3- ستمبر 1999ء - 21 جمادی الاول 1420 ہجری - 3- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 199

دردوں سے نجات کی دعا

حضرت عثمان بن ابی العاص ؓ نے آنحضرت ﷺ سے جسم میں دردوں کی شکایت کی تو حضور ﷺ نے فرمایا اپنا ہاتھ درد کی جگہ پر رکھو۔ اور تین بار بسم اللہ پڑھو۔ پھر سات مرتبہ یہ دعا کرو۔ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ وَقُدْرَتِہٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ میں اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرت کی پناہ میں آتا ہوں ہر اس شر سے جو مجھے لاحق ہے اور جس کا مجھے اندیشہ ہے۔

(صحیح مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

نری دعا خدا تعالیٰ کا منشاء نہیں ہے بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے۔ اسباب سے کام لے۔ اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب الدعا سے ناواقفی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے۔ اور نرے اسباب پر گر رہنا۔ اور دعا کو لاشئی محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا۔ اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے ارد گرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعاؤں سے لاپروا ہے وہ اس شخص کی طرح جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ ہی یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔

یہ بھی یقیناً سمجھو کہ یہ ہتھیار اور نعمت صرف (دین حق) ہی میں دی گئی ہے۔ دوسرے مذاہب اس عطیہ سے محروم ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 148-149)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

طبیعت کافی بہتر ہے۔ مگر ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے

لندن سے پرائیویٹ سیکرٹری مکرم منیر احمد صاحب جاوید نے محترم ناظر اعلیٰ و امیر مقامی کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق جو تازہ اطلاع بھجوائی ہے درج ذیل ہے۔

"اللہ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ کی صحت اب کافی بہتر ہے الحمد للہ۔ ڈاکٹری ہدایت کے مطابق علاج ہو رہا ہے اور اس سے نمایاں فرق بھی پڑ رہا ہے لیکن ابھی مزید آرام کی ضرورت ہے۔ احباب جماعت حضور انور ایدہ اللہ کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازی عمر نیز مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے دعاؤں اور صدقہ و خیرات کا سلسلہ جاری رکھیں۔"

خلافت کے معنی

○ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ وقت کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے۔ جب تک یہ روح جماعت میں پیدا نہ ہو اس وقت تک سب خطبات رائیگاں۔ تمام سکیمیں باطل اور تمام تدبیریں ناکام ہیں۔"

(الفضل 31- جنوری 1936ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

مقابلہ مضمون نویسی خدام

○ خدام الاحمدیہ پاکستان کے لئے مقابلہ مضمون نویسی سہ ماہی چہارم کا عنوان ہمدردی مخلوق ہے۔ مضمون 8 تا 10 فل سکیپ صفحات پر مشتمل ہو۔ مرکز میں پہنچنے کی آخری تاریخ 15- اکتوبر 99ء ہے۔

(مہتمم تعلیم)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شکریہ احباب

○ 3- مئی 1999ء کو فجی میں کشتی کے ایک حادثہ میں خاکسار کی اہلیہ محترمہ امۃ المتین صاحبہ (ٹیچر نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ) 3 بیٹیاں عزیزہ ناصرہ ظفر عمر 15 سال' عزیزہ سارہ ظفر عمر 12 سال عزیزہ رابعہ بشریٰ عمر ساڑھے دس سال (سابق متعلمات گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ) اور ایک بیٹا عزیزم عطاء المنعم اکمل عمر 6 سال سمندر میں ڈوب کر اللہ کو پیارے ہو گئے۔

اس اندوہناک واقعہ پر دنیا کے کونے کونے سے احباب جماعت کے بذریعہ خط فون و فیکس اور بعض نے بالمشافہ خاکسار سے یا خاکسار کے سسرال و والدین کے پاس جا کر تعزیت کی اور اس غم میں ہمارے ساتھ شریک رہے اور دعائیں کیں۔ احباب جماعت کی دعائیں اور تعزیت ہمارے غمزدہ خاندان کے لئے بہت ڈھارس اور حوصلہ کا موجب بنی۔ اللہ تعالیٰ تمام

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

عرفان حدیث نمبر 20

حساب یسیر کی دعا

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا۔

جس شخص سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں آپ پر قربان۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ جس کی کتاب اس کے دائیں ہاتھ میں دی گئی اس سے آسان حساب لیا جائے گا۔ فرمایا۔

یہاں حساب سے مراد اعمال سے آگاہ کرنا ہے۔ مگر جس کا حساب سختی سے لیا گیا وہ ہلاک ہو گیا۔

(صحیح بخاری کتاب التفسیر - سورۃ انشقاق)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے سورۃ الحاقہ کی آیات 26 تا 28 کی روشنی میں اس حدیث کا مطلب بیان کرتے ہوئے بیان فرمایا:۔

پس یقیناً وہ شخص جس کو بائیں ہاتھ سے کتاب دی جائے گی یا بائیں ہاتھ میں کتاب تھمائی جائے گی (۔) یعنی وہ منظر خود بتادے گا کہ میں مارا گیا' اس شخص کو بتادے گا کہ وہ مارا گیا اور بے اختیار کہے گا (۔) کاش ایسا ہوتا کہ مجھے میری کتاب نہ دی جاتی۔ (۔) اور میں کبھی نہ جان سکتا کہ میرا حساب کیا ہے۔ وائے افسوس کہ یہ تو ایک فیصلہ کن چیز ہے' فیصلہ کن کتاب ہے۔ (الحاقہ آیات 26 تا 28)

آنحضرت ﷺ نے اسی مضمون کو بیان فرمایا ہے اور اس کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ خود بھی یہ دعا کیا کرتے تھے کہ میرا حساب آسان کر دے اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا اس پر متعجب تھیں کہ آنحضرت ﷺ اپنے حساب کی باتیں کیوں کرتے ہیں اور اپنے آسان حساب کی کیوں باتیں کرتے ہیں۔ آپ تو بے حساب بخشے جانے والے انسان ہیں صحیح بخاری کتاب تفسیر القرآن سورہ اذا السماء انشقت باب فسوف یحاسب حسابًا یسیرًا اس میں دو روایتیں ہیں جو میں نے چنی ہیں۔ دونوں میں یہی مضمون ہے لیکن وہ مضمون ایک دوسرے کو کھول رہا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ میں آپ پر قربان۔ کیا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا (۔) پس جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے تھمائی گئی ہے یہ کیا بات ہے میں قربان آپؐ کے' آپ کی بات سچ ہے آپ فرما رہے ہیں جس سے حساب لیا گیا وہ تباہ ہو گیا لیکن ساتھ ہی قرآن کریم میں یہ بھی فرمایا گیا ہے (۔) پس جسے اس کی کتاب دائیں ہاتھ سے تھمائی گئی اس سے بہت آسان حساب لیا جائے گا۔ آپ نے فرمایا یہاں حساب سے مراد اعمال سے آگاہ کرنا ہے لیکن جس کے محاسبہ میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو گیا۔

حساب سب کا ہوگا لیکن ایک حساب وہ ہے جہاں صرف اعمال سے آگاہ کرنا مقصود ہے وہ حسابًا یسیرًا ہے لیکن میں جو کہتا ہوں کہ ہلاک ہو گیا مراد یہ ہے کہ جس کے محاسبے میں سختی کی گئی وہ ہلاک ہو جائے گا۔

دوسری حدیث جو مسند احمد بن حنبل سے لی گئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک دفعہ آنحضرت ﷺ کو دوران نماز یہ دعا کرتے ہوئے سنا اللھم حاسبنی حسابًا یسیرًا' اللھم حاسبنی حسابًا یسیرًا' محمد رسول اللہؐ یہ دعا مانگ رہے ہیں اور بار بار عرض کر رہے تھے نماز میں اللھم حاسبنی حسابًا یسیرًا' اے میرے اللہ مجھ سے آسان حساب کرنا۔

حضرت عائشہ فرماتی ہیں جب آپؐ نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے عرض کی اے اللہ کے نبی حسابًا یسیرًا سے کیا مراد ہے۔ فرمایا جس کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھا گیا۔

جیسا کہ میں نے آپ سے عرض کی تھی کہ یہاں بھی جب بارڈر کراس کئے جاتے ہیں تو بعض پاسپورٹ صرف سرسری نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔ یہ دعا کر رہے تھے کہ میرا حساب نامہ بھی سرسری نظر سے دیکھا جائے۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کیوں بے قرار ہیں جبکہ لازماً آپ کو علم تھا کہ اگر کوئی بے حساب بخشا جا سکتا ہے تو آپؐ ہیں۔ اگر کسی کا اعمال نامہ سرسری نظر سے دیکھے جانے کے لائق ہے تو حضرت محمد رسولؐ اللہ کا اعمال نامہ اس لائق تھا لیکن یہ دعا کیوں کرتے ہیں کہ میرے حساب میں آسانی کرنا۔ اس کی وجہ وہ انکسار ہے جو آنحضرت ﷺ کا طرہ امتیاز تھا اور اس انکسار میں ایک گہری حقیقت تھی۔ آپ جانتے تھے کہ آپ بھی فضل الٰہی کے سوا بخشے نہیں جا سکتے اور اپنے اعمال پر ذرہ بھی فخر کی نگاہ نہیں تھی کیونکہ جانتے تھے کہ یہ توفیق بھی اللہ ہی نے دی ہے ورنہ مجھے کیسے توفیق مل سکتی تھی کہ میں ایسے اعمال بجالاؤں۔ تو انکساری اور شکر کے مزاج نے یہ دعا آپ سے کروائی ہے۔ اے میرے رب میرا حساب آسان کرنا کیونکہ جو بھی مجھے عطا ہوا ہے تو نے عطا کیا ہے' تیری عطا ہے۔ مگر میں تیرے شکر کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عجز کا تقاضا ادا کرتا ہوں اور عرض کر رہا ہوں کہ وہاں بھی احسان کا سلوک ہو جیسے یہاں احسان کا سلوک ہوا ہے۔ پس شک کی وجہ نہیں بلکہ تضرعات کا حصہ ہے کہ عجز بھی اختیار کیا جائے اور شکر بھی ادا کیا جائے۔

پھر فرماتے ہیں "مگر اے عائشہؓ جس سے پوچھ گچھ کی گئی تو وہ ہلاک ہو گیا۔ ہر وہ مصیبت جو مومن کو پہنچتی ہے اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے مومن کی کوئی غلطی معاف کر دیتا ہے حتیٰ کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھے تو اس کی وجہ سے اس کا کوئی گناہ معاف کر دیا جاتا ہے۔ تو حسابًا یسیرًا کا ایک اور معنی معاف کرنا بھی فرما دیا کہ جس طرف عام انسان کی نظر پہنچ نہیں سکتی تھی۔ فرمایا مومن کا حساب تو اس دنیا میں جاری ہو چکا ہوتا ہے اور مومن کے حساب میں ایک کانٹا بھی داخل کیا جاتا ہے۔ جو کانٹے کی تکلیف پہنچتی ہے گویا اس کو اپنے غلط اعمال کی جزاء یہیں ملتی ہے اور قیامت تک پہنچنے سے پہلے اسی دنیا میں اس کا حساب چکا کر یہ فیصلہ کر دیا جاتا ہے کہ یہ اب آسان حساب کا مستحق ہو گیا ہے کیونکہ دنیا میں ہر تکلیف' ہر بیماری' ہر مشکل' ہر غم اس کے اعمال نامہ میں ایک جزاء کے طور پر لکھا جائے گا۔

اب اس مضمون کو اگر آپ سمجھ لیں تو جو میں بار بار نصیحتیں کرتا آیا ہوں اور بعض لوگ نہیں سنتے کہ دنیا میں جو غم پہنچتے ہیں' جو مشکلات ہوتی ہیں وہ اگر آپ مومن ہیں تو آپ کے کھاتے میں جزاء کے طور پر لکھے جائیں گے اور قیامت کے حساب کی سختیوں سے آپ بچا دیئے جائیں گے۔ یہ احسان ہے اور لوگوں کی اس احسان پہ نظر نہیں ہوتی۔ کوئی پیارا ہاتھ سے نکل جائے' کوئی دکھ پہنچے' کوئی تکلیف' کچھ مال ضائع ہو تو ایسا واویلا کرنے لگتے ہیں کہ گویا وہ انہی کا تھا' انہی کا حق ہے' لازم ہے خدا پر کہ ان سے اس دنیا میں ہر معاملے میں نرمی برتے اور کبھی سختی سے کام نہ لے۔ اس خیال کے ساتھ ان کا قیامت کا اعمال نامہ گندہ ہو جائے گا اور حساب یسیر کی فہرست سے نکل کے وہ حساب عسیر کی فہرست میں داخل کر دیئے جائیں گے اس معرفت کے نکتے نے مجھے یہ بات سمجھائی جو میں آگے آپ کو سمجھا رہا ہوں کہ مومن کی یہاں کی تکلیفیں اس کے وہاں کے حساب یسیر کے لئے ضروری ہیں اور جتنی زیادہ آزمائش خدا کی راہ میں آتی ہے اتنا ہی زیادہ حساب یسیر وہاں مقدر ہو جاتا ہے۔ اس مضمون کو سمجھیں تو تمام انبیاء میں سب سے زیادہ تکلیفیں آنحضرت ﷺ کو پہنچیں۔ ذاتی بھی' منصب کی تکلیفیں'

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی

مجلس عرفان

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے جسے کیسٹس سے مرتب کرکے پیش کیا جاتا ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب اصل کیسٹس ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

ملاقات 10۔ مارچ 95ء
مرتبہ۔ یوسف سلیم ملک صاحب

رنگین تصویر کا مسئلہ

ایک دوست نے حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ مجھے خیال آتا ہے کہ حضرت مسیح موعود کے تصویر کھنچوانے کے بارہ میں غیر از جماعت دوستوں نے جو اعتراض کئے تھے اس کے متعلق حضور نے غالباً تشریح فرمائی ہے کہ جو فوٹوگرافی ہے اس میں کوئی حرج نہیں کیونکہ وہ بالکل اصل کے مطابق ہوتی ہے لیکن پینٹنگ کرنے میں انسان ذرا سا بھی کسی آنکھ میں ایسا اشارہ کر سکتا ہے جس سے اس کا کیریکٹر متاثر ہو سکتا ہے حضور انور نے جواباً فرمایا میں تو اسی لئے رنگین تصویر کے بھی خلاف ہوں۔ حضرت مسیح موعود کی تصویر کو رنگنا مجھے سخت ناپسند ہے بلکہ میں اسے جائز ہی نہیں سمجھتا کیونکہ رنگ کرنے والا وہاں فرضی باتیں حضرت مسیح موعود کے چہرے کی طرف یا جسم کی طرف منسوب کرتا ہے۔ آپ کے لباس کی طرف منسوب کرتا ہے۔ اور وہ مقصد جس کے لئے حضرت مسیح موعود نے تصویر کھنچوائی تھی وہ تو یہ تھا کہ بعینہ جو میں ہوں وہ دکھائی دوں تاکہ وہ لوگ جو ذکاوت رکھتے ہیں۔ جن میں یہ مادہ ہے کہ انسان کو دیکھ کر اس کی اندرونی شخصیت کو سمجھ سکیں وہ لوگ فائدہ اٹھا جائیں۔ وہ دیکھ لیں کہ سچا آدمی ہے۔

اس کا ایک عجیب دلچسپ واقعہ ہوا کہ امریکہ میں میں آ رہا تھا تو مجھے کسی نے اصرار سے دعوت دی کہ آپ ہمارے گھر ضرور ہوتے جائیں۔ آپ نے واشنگٹن اور نیویارک جانا ہی ہے ہمارا گھر راستے میں پڑتا ہے۔ وہاں کی ایک خاتون نے اپنی ایک غیر احمدی سہیلی کو بھی مدعو کیا ہوا تھا جو بہت شریف النفس اور سعید فطرت خاتون ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے مجھے انہوں نے حضرت مسیح موعود کی ایک تصویر دکھائی جو رنگین تھی۔ میں نے اس پر ناراضگی کا اظہار کیا۔ میں نے کہا یہ تو ٹھیک نہیں۔ آپ اس تصویر کو پرائیویٹ سیکرٹری کے سپرد کر دیں۔ وہ احتیاط سے جس طرح اس کو ضائع کرنے کا حق ہے اس طرح اس کو تلف کر دیں گے۔ اس غیر احمدی لڑکی نے خواب مجھے جو سنائی وہ یہ تھی کہ آپ آئے ہیں اور اس کو رنگین تصویر رکھنے سے منع کر رہے ہیں۔ اب وہ جو غیر احمدی دوست ہیں جنہوں نے ایم ٹی اے پر میرے کسی خطاب کے بارہ میں سوال کیا ہے ان کو میں بتا رہا ہوں کہ صرف مجھے سچی خوابیں نہیں آتیں دوسروں کو بھی آ جاتی ہیں اور میں خود گواہ ہوں اس بات کا۔ اب اس لڑکی کو جو خواب آئی وہ اس کی ہدایت کے لئے تھی کہ اس کو پتہ لگے کہ جس شخص سے ملاقات کر رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنے والا انسان ہے اور صحیح فیصلے کرتا ہے۔ وہ لڑکی حیران رہ گئی کہ یہ عجیب واقعہ ہوا ہے اس رویا میں جو دیکھا اس کے متعلق اس کو پتہ ہی نہیں تھا کہ میرے وہاں جانے پر ظاہر میں بھی اس کا خواب پورا ہو جانا تھا جسے اس نے رویا میں دیکھ لیا تھا حالانکہ وہ غالباً سیدنا برہان الدین صاحب کے مسلک سے تعلق رکھتی ہیں۔

ثقافتی اور تفریحی پروگرام

مقامی طور پر ثقافتی اور تفریحی پروگرام سے دینی معاشرہ میں استفادہ کرنے کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس کا ایک جواب تو قرآن شریف نے پہلے سے ہی دے دیا ہوا ہے میرا خیال ہے وہی آپ کو دے دیتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اتنے کثرت سے فضول سوال نہ کیا کرو کہ اگر ان کا جواب دیا جائے تو پھر تم تنگی محسوس کرو۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں ان کے دائرہ میں مختلف قسم کے لوگ آ جاتے ہیں۔ جب پوچھا جائے گا تو جواب دے دیا جائے گا۔ جب جواب دیا جائے گا تو نسبتاً ادنیٰ یعنی ابتدائی لوگ جو ابھی اس مرتبے کو حاصل نہیں کر سکے کہ اس قسم کی لطیف پابندیاں بھی برداشت کر سکیں ان کے لئے تکلیف کا موجب ہو جاتا ہے۔ جو لوگ تقویٰ کے اعلیٰ مقام پر ہیں وہ رفتہ رفتہ خود بخود ان چیزوں سے سمٹتے جاتے ہیں اور الا اللمم کے سوا کبھی اتفاقاً کوئی ایسا موقع پیش آ گیا تو شامل ہو گئے مگر وہ اس کا گہرا اثر قبول نہیں کرتے۔ پس آپ ایسا سوال ہی نہ کریں۔

جنازہ کے ساتھ عورتوں کی جانے کی ممانعت

جنازے کے ساتھ عورتوں کے جانے کی ممانعت کے بارہ میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے حضور نے فرمایا آپ کا سوال قبرستان سے متعلق نہیں عورتوں کے متعلق ہے۔ بات یہ ہے کہ جس وقت نعش کو دفن کیا جا رہا ہوتا ہے عورتیں چونکہ زیادہ جذباتی ہوتی ہیں اس وقت بعید نہیں کہ ان سے کوئی واویلا ہو جائے۔ ان کی طرف سے کوئی شور اٹھ کھڑا ہو۔ وہ کوئی گہرا صدمہ محسوس کر لیں۔ بچیاں بعض دفعہ اس قسم کا واقعہ دیکھ کر اس کا ہمیشہ کے لئے دل پر اثر لے لیتی ہیں۔ مغربی سوسائٹی میں تو غالباً یہ بات نسبتاً مدہم پڑ چکی ہے کیونکہ تعلقات کے دائرے ہی کمزور ہو گئے ہیں لیکن دین تو صرف مغربی سوسائٹی کے لئے نہیں ہے۔ دین حق تو یونیورسل ہے۔ ایشیا میں بھی بھاری آبادی ایسی ہے جس میں لڑکیوں کے جذبات ان معاملات میں بہت نازک ہوتے ہیں۔ عورتیں اپنے سے جدا ہونے والوں کے غم بالعموم برداشت نہیں کر سکتیں۔ پس وہاں جو منظر Create ہوں جو اس وقت وفات یافتہ کے لئے اور عام ماحول کے لئے نامناسب ہوں ان سے بچانے کے لئے منع فرمایا ہے۔ بعد میں قبروں پر جانے کی کوئی حدیث میرے علم میں نہیں کہ قبر پر دعا کے لئے بھی کوئی عورت نہ جائے۔ کوئی ایک بھی مسلک اس کے خلاف مجھے رفقاء مسیح موعود میں نظر نہیں آیا۔ جو ہم نے قادیان میں دیکھے ہیں ان کے زمانہ سے لے کر اب تک میں نے کہیں اور نہیں دیکھا خلیفہ ثالث کے زمانہ میں بھی اور حضرت مصلح موعود کے زمانہ میں بھی۔ اور مسیح موعود کے رفقاء جو روایات لے کر آگے ہم تک پہنچے ان سب کا یہی مسلک تھا کہ عورتوں کو جنازہ پڑھتے وقت الگ انتظام کے ساتھ شامل تو ہونے دیتے تھے لیکن تدفین کے وقت عورتوں کو ساتھ نہیں جانے دیا جاتا تھا اس کی غالباً یہی حکمت ہے جو میں نے ابھی بیان کی ہے۔

ارکان حج کب فرض ہوئے تھے

ایک دوست نے سوال کیا کہ یہ جو حج کے ارکان ہیں کیا اسلام سے پہلے بھی یہی ارکان تھے یا بعد میں تبدیل ہو گئے۔ حضور نے فرمایا یہ ارکان حضرت ابراہیم علیہ السلام کے زمانہ سے تو ضرور ہیں کیونکہ ان ہی یادوں کو زندہ کیا گیا ہے۔ اس سے پہلے بھی کچھ ارکان تھے جن کا ہمیں علم ہی نہیں کیونکہ خانہ کعبہ ہمیشہ سے ہی حج کا مرکز بنایا گیا ہے۔ اول بیت وضع للناس میں اس مرکز کے گرد انسانوں کے اجتماع کا فلسفہ بیان ہوا ہے۔ پس یہ قدیم سے حج کے لئے استعمال ہونے والی جگہ ہے۔ یہاں تک کہ حضرت ابن عربیؒ نے ایک کشف میں یہ دیکھا کہ کچھ لوگ خانہ کعبہ کا طواف کر رہے ہیں اور یہ جب ان سے پوچھتے ہیں (اس کی تفصیل مجھے یاد نہیں لیکن اس کشف کا مضمون یہی ہے) تو پتہ چلتا ہے کہ وہ بہت پرانے زمانہ کے لوگ تھے جو ہمارے آدم کی تخلیق سے بہت پہلے کے تھے۔ تو جب یہ پوچھتے ہیں تم آدم کی اولاد ہو یا اس قسم کا کوئی سوال کرتے ہیں تو جواب ملتا ہے تم کس آدم کی بات کر رہے ہو اور پھر ایک بڑا اچھا شعر پڑھتے ہیں کہ ہم ہمیشہ سے اس مقام کی زیارت کرتے چلے آئے ہیں اور اس کے گرد طواف کرتے رہے ہیں۔

انسانی تمدن کی پہلی درس گاہ

پس اس سے پتہ چلتا ہے کہ حج کو جو قرآن کریم نے البیت العتیق قرار دیا ہے۔ یہ لفظ عتیق اس کو بہت دور تک ماضی میں کہیں پہنچا دیتا ہے۔ جب بھی پہلی دفعہ انسان کو عبادت کا شعور ملا ہے خواہ وہ کسی بھی آدم کی اولاد تھی اس وقت سے خانہ کعبہ مرکز بنایا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں پتھروں اور غاروں کے زمانہ سے نکل کر انسان جب تہذیب کے زمانہ میں داخل ہوا ہے جہاں مکان بننے شروع ہوئے ہیں یہ تمدنی تاریخ جہاں تک ہمیں پیچھے لے جاتی ہے وہاں خانہ کعبہ اس سے پہلے نظر آئے گا کیونکہ للناس کے لفظ سے یہ بھی ثابت ہوا کہ انسانوں نے کبھی بھی اس سے پہلے کوئی گھر نہیں بنایا تھا۔ انسانوں کے فائدہ کے لئے جنہیں گھر کا مضمون سکھایا گیا تہذیب دی گئی ہے وہ یہی گھر تھا جس میں شہری سکونت یا تمدن اختیار کرنے کا سبق دیا گیا ہے۔

سوال کرنے والے دوست نے عرض کیا یہ جو سعی ہے یہ تو حضرت ہاجرہ سے شروع ہوئی بلکہ انؑ کے بعد کہنا چاہئے کیونکہ حضرت ہاجرہ تو اپنی ممتا کی وجہ سے دوڑ رہی تھیں اور آپ کی یہ ادا اللہ تعالیٰ کو پسند آ گئی اور اس کو عبادت میں شامل کر لیا گیا حضور نے فرمایا۔ نہیں نہیں اور بھی بعض باتیں ہیں مثلاً قربانی دینا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے شروع ہوا۔ بہت سی باتیں وہیں پہنچ جاتی ہیں۔ جو ابراہیمی روح تھی اس کو زندہ رکھا گیا ہے اور ارکان حج کا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے بہت گہرا تعلق ہے۔ لیکن آپ نے یہ سوال کیا تھا کہ اس سے پہلے بھی یہ ارکان تھے یا نہیں۔ اس کا میں جواب دے رہا ہوں اور یہ بتا رہا ہوں کہ اگر حج تھا تو ارکان بھی ضرور ہوں گے اور موجودہ ارکان حج سے وہ ملتے جلتے ہی ہوں گے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے انہی بنیادوں پر عمارت اٹھائی ہے جو پہلے موجود تھیں جن کے کھنڈر بن چکے تھے اس لئے زمین میں دب گئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس دی ہوئی جگہ کی طرف آپ کی رہنمائی فرمائی۔ آپ نے وہ جگہ تلاش کر لی اور اسی پرانی عمارت کی بنیادوں پر ہی ایک خانہ کعبہ تعمیر فرمایا ہے۔ پس اگر پرانی عمارت کی بنیادوں پر ظاہر میں بھی خانہ کعبہ اسی طرح تعمیر کیا گیا ہے تو ہرگز بعید نہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی جو اپنی ادائیں اس وقت ظاہر ہوئی ہیں وہ بھی مماثلت رکھتی ہوں۔ اس لئے یہ اندازے ہیں قطعی طور پر ہمیں علم نہیں ذاتی طور پر میرا یہی رجحان ہے کہ اس سے ملتی جلتی باتیں کچھ پہلے بھی ہوں گی لیکن جس شان سے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ظہور میں آئی ہیں اللہ تعالیٰ نے وقت کو وہاں سے شروع کر دیا ہے۔

یورپ کی واحد کرنسی

اس سوال پر کہ یورو کرنسی یعنی یورپ کی

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احسان اللہ دانش صاحب

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب- رفیق حضرت مسیح موعود

جن کے بارہ میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے

حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب کی ولادت باسعادت 1843ء میں ہوئی۔ آپ قاضی کوٹ ضلع گوجرانوالہ میں پیدا ہوئے۔ اپنے والدین کے ہاں گیارہ لڑکیوں کے بعد پہلی نرینہ اولاد تھی۔ آپ کی پیدائش سے قبل اللہ تعالیٰ نے آپ کے والد ماجد جناب قاضی غلام احمد صاحب کو بشارت دی تھی کہ آپ کے ہاں بیٹا ہوگا جس کا نام ضیاء الدین ہوگا۔ آپ کو اس بشارت پر اس قدر یقین تھا کہ ولادت حضرت ضیاء الدین سے پہلے بھی بعض اوقات آپ اپنی اہلیہ کو "ضیاء کی والدہ" کہتے تھے۔

(رفقائے احمد جلد ششم ص5)

حلیہ مبارک

آپ کا قد درمیانہ تھا گول چہرہ اور روشن آنکھیں، رنگ سانولا تھا۔ کشادہ پیشانی اور سرپر گول پگڑی ہوتی تھی لباس بالکل سادہ ہوتا تھا۔ اکثر تہہ بند باندھتے سادہ کرتہ جس کے اوپر سفید چادر یا سردیوں میں گرم لوئی اوڑھتے تھے۔ کوٹ کا رواج تو تھا مگر حضرت مسیح موعود کا عطا کردہ ایک کوٹ پہنا کرتے تھے۔ پاؤں میں سادہ دیسی جوتی ہوتی تھی۔

(رفقائے احمد جلد ششم ص5، 6)

حضرت مسیح موعود سے پہلی ملاقات

حضرت قاضی صاحب کو بزرگوں اور اہل اللہ کی زیارت کا بے حد شوق تھا۔ حضرت یعقوب علی عرفانی صاحب فرماتے ہیں کہ قاضی صاحب نے جس نیک اور صاحب دل انسان کا ذکر سنا وہ اس کی صحبت سے فائدہ اٹھانا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ (رفقائے احمد جلد ششم ص6)

حضرت مولوی عبداللہ غزنوی سے رشتۂ عقیدت تھا اس وجہ سے امرتسر (انڈیا) میں آمدورفت تھی۔ اسی آمدورفت کی وجہ سے حضرت اقدس کا علم ہوا۔ چنانچہ فروری 1884ء میں 42 سال کی عمر میں قادیان پہنچے۔ گویا ولادت حضرت مصلح موعود اور آغاز بیعت سے چار سال قبل یعنی بہت ہی ابتدائی زمانہ تھا۔ گویا یہ ان تیز نظر رفقاء میں سے تھے جو حضرت اقدس کی شناخت کر چکے تھے۔ ایسے قدیم سے آمدورفت اور تعلق اخلاص رکھنے والے احباب کا رنگ ہی بالکل نرالا ہے جس کا سمجھنا ہمارے لئے بہت دشوار ہے۔ یہ ایسے تیز نظر لوگ تھے کہ طلوع آفتاب سے بہت پہلے سے ہی گویا صبح صادق کے وقت سے ہی آفتاب کو شناخت کر چکے تھے۔ یہ امران کی فطرت صحیحہ اور نور ایمان پر شاہد کامل ہے۔ چنانچہ واپس جاتے ہوئے کالی سیاہی سے بیت اقصیٰ کی دیوار پر فارسی زبان میں خوشخط ایک عبارت تحریر کر گئے جس کا مضمون کچھ اس طرح ہے کہ میری والدہ جو بوڑھی اور ضعیفہ ہیں نہ ہوتیں تو میں حضرت مرزا صاحب کی معیت سے جدا نہ ہوتا۔ شاعر کے الفاظ۔

صحبت بعد از لقائے تو حرام

کسی اور کی نسبت آپ پر زیادہ صحیح صادق آتے ہیں۔

بیعت

سلسلہ بیعت کا آغاز 23 مارچ 1889ء کو ہوا۔ قاضی صاحب کی خوش قسمتی تھی کہ آپ حضرت مسیح موعود کی زیارت کے لئے تیسری بار تشریف لارہے تھے راستہ میں بٹالہ میں اطلاع ملی کہ حضور لدھیانہ ہیں چنانچہ سیدھے لدھیانہ تشریف لے گئے۔ بیعت کرنے والوں میں غالباً چالیسواں نمبر ہے۔ توبہ اور بیعت کے بعد حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ آپ کو بہت ابتلاء پیش آئیں گے سو ایسا ہی ہوا۔ (صفحہ 10 تا 11)

حضرت قاضی صاحب کا حضرت مسیح موعود سے عشق

ایک دفعہ حضرت قاضی صاحب وضو کر رہے تھے کہ حضرت مسیح موعود سے آپ کے خادم حافظ حامد علی صاحب نے پوچھا کہ یہ کون صاحب ہیں تو حضور نے قاضی صاحب کا نام و پتہ بتاتے ہوئے فرمایا۔

اس شخص کو ہمارے ساتھ عشق ہے (صفحہ 36)

چنانچہ قاضی صاحب اس بات پر فخر کیا کرتے تھے یہ اسی عشق کا نتیجہ تھا کہ حضرت قاضی صاحب نے اپنی وفات کے وقت اپنی اولاد کو وصیت کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ میں بڑی مشکل سے تمہیں حضرت مسیح موعود کے در پر لے آیا ہوں اب میرے بعد اس دروازہ کو کبھی نہ چھوڑنا۔ چنانچہ آپ کی اولاد نے اس پر کامل طور پر عمل کیا اور آپ کے دو فرزندان کو 313 رفقاء میں سے بنایا۔

حضرت قاضی صاحب کے والد صاحب کا نام بھی غلام احمد تھا چنانچہ اس پر فخر کرتے تھے کہ میرے جسمانی باپ کا نام بھی غلام احمد اور روحانی باپ کا نام بھی غلام احمد ہے۔

آپ کو بہت سے ابتلاء پیش آئیں گے

بیعت کے وقت لمبی دعا کے بعد حضور نے قاضی صاحب سے فرمایا تھا کہ آپ کو بہت سے ابتلاء پیش آئیں گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اس کا ذکر حضرت اقدس نے اس طرح فرمایا ہے۔

منجملہ ان نشانوں کے جو پیشگوئی کے طور پر ظہور میں آئے وہ پیشگوئی ہے جو میں نے اخویم قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی ضلع گوجرانوالہ کے متعلق کی تھی اور میں مناسب سمجھتا ہوں کہ اس جگہ خود ان کے خط کی عبارت نقل کروں جو اس پیشگوئی کے بارہ میں انہوں نے میری طرف بھیجا ہے۔

(تریاق القلوب طبع اول ص153)

اس کے بعد حضور نے وہ عبارت رقم کی ہے۔ مضمون اس کا یہ بنتا ہے کہ بیعت سے واپسی پر دوران سفر ہی اہلیہ محترمہ کی بیماری کا علم ہوا۔ گیارہ ماہ شدید اذیت میں رہ کر وفات ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی اہلیہ محترمہ کی بیماری کے دوران ایک برخوردار بیٹا دودھ نہ ملنے کی وجہ سے فوت ہو گیا ایک اور بچہ بھی بیمار رہ کر فوت ہو گیا مخالفین کی مخالفت اپنی جگہ شدت اختیار کرتی جاتی تھی۔ اس خلاصے سے حضرت قاضی صاحب کے ابتلاء اور آپ کی عظیم الشان قربانی کا اندازہ نہیں ہوتا بہتر ہوگا کہ احباب تریاق القلوب میں سے اس قربانی کا ذکر پڑھ لیں حضرت مسیح موعود نے 74ویں نشان کے نیچے اس کا ذکر فرمایا ہے یہ ایک نشان نہیں دو نشان تھے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے ان ابتلاؤں پر تعزیتی خط لکھا جس میں لکھا تھا:۔

"واقعہ میں آپ پر سخت ابتلاء پیش آیا۔ یہ سنت اللہ ہے تا کہ وہ اپنے مستقیم الحال بندوں کی استقامت لوگوں پر ظاہر کر دے اور تا کہ صبر کرنے سے بڑے بڑے اجر بخشے۔ خدا تعالیٰ ان تمام مصیبتوں سے مخلصی عنایت کر دے گا۔ دشمن ذلیل و خوار ہوں گے۔

(تریاق القلوب طبع اول ص154)

آگے حضرت قاضی صاحب فرماتے ہیں۔

"سو بارے الحمدللہ ایسا ہی ہوا عاجز ہر حال میں استقامت میں بڑھتا ہی گیا"

پیشگوئیوں کے گواہ

صرف یہی نہیں بلکہ نزول المسیح میں حضرت اقدس نے بہت سی پیشگوئیاں درج فرما کر ان کے گواہوں کے اسماء درج فرمائے ہیں۔ چنانچہ چار میں قاضی صاحب کا نام بھی درج ہے۔ پیشگوئیوں کے نمبر درج ذیل ہیں۔

(1) پیشگوئی نمبر46
(2) پیشگوئی نمبر49
(3) پیشگوئی نمبر50
(4) پیشگوئی نمبر51

قادیان ہجرت اور ذریعہ معاش

آپ بے حد محنتی اور جفاکش تھے اپنے علاقے میں مخالفت اور ایک مباحثے میں مولویوں کو ہزیمت کا مزا چکھانے کی وجہ سے مقاطعے کی صعوبتیں سہہ رہے تھے۔ اپنا سب انتظام خود کرتے تھے پھر حضرت اقدس کی تاکید پر قادیان ہجرت کر کے آگئے اور جلد بندی کے کام کے علاوہ نووار دین کے لئے دعوت الی اللہ کے حقوق ادا کرتے رہے۔ معمولی سی دوکان بھی تھی۔

(رفقائے احمد جلد ششم ص42)

وفات

آپ 15 مئی 1904 کو فوت ہوئے حضرت اقدس ان ایام میں گورداسپور جایا کرتے تھے۔ حضرت قاضی صاحب اس کمرے میں جہاں بعد میں میاں مولا بخش صاحب کی دوکان تھی بیمار پڑے تھے۔ حضرت قاضی صاحب کا دل چاہتا تھا کہ جب حضور اس گلی سے روانگی کے وقت گزریں تو میں ان کو دیکھ سکوں چنانچہ جب حضرت اقدس گزرے تو بڑی مشکل سے کھڑکی سے نظروں کی تشنگی مٹائی اور اس کے کچھ عرصہ بعد ان کا انتقال ہو گیا۔ آپ کی بیٹی نے بعد میں حضرت اقدس سے آپ کی اس خواہش کا ذکر کیا تو فرمایا۔ "اگر وہ مجھ سے کہتے تو میں ضرور آتا"۔ حضور کو اس وقت بہت تکلیف ہوئی اور تحریر لکھنی بند کر دی اور بے قراری سے ٹہلتے رہے۔

حضرت قاضی صاحب بہت نرم مزاج اور رقیق القلب تھے انتہائی منکسر المزاج تھے۔ چھوٹی سی عمر میں تہجد پڑھنی شروع کر دی اور تادم مرگ کبھی ناغہ نہ کیا۔

اس درجہ منکسر المزاج تھے کہ نام کے ساتھ مسکین لکھتے تھے۔ آپ کے انکسار کی شہادت خود خدا تعالیٰ نے دی آپ کی وفات کے وقت حضرت اقدس کو الہامی طور پر یہ خبر دیتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہومیو پیتھک ڈاکٹر عبد الباسط قمر صاحب

قسط اول

ہومیو پیتھی کا ارتقائی سفر

ڈاکٹر ہیرنگ فرماتے ہیں۔

ہومیو پیتھی یقینی طور پر نہ صرف کثیر الجہت بلکہ ہمہ جہت ہے یہ تمام مادوں کے اثر کا جائزہ لیتی ہے خواہ ان کا تعلق اشیائے خوردنی، مشروبات، مرچ مصالحے، ادویات اور زہروں سے ہو۔ یہ اس چیز کا بھی جائزہ پیش کرتی ہے کہ ان کا رد عمل صحت مند انسان، بیمار انسان جانوروں اور پودوں پر کیا ہوتا ہے یہ زمانہ قدیم کے پال کے ایک مشہور مقولے کہ "ہر چیز ثابت کرو" کو ایک نئے بین الاقوامی معنی اور عملی جامہ پہناتی ہے۔ اگر اس میں بیان شدہ صداقتوں میں کچھ خامیاں رہ بھی گئی ہوں تو وہ علم الابدان اور علم الامراض کی ترقی کے ساتھ ساتھ خود بخود دور ہوتی جائیں گی۔

ہومیو پیتھی کو اس منزل تک پہنچنے کے لئے کن نشیب و فراز سے گزرنا پڑا میں آپ کی نذر کرتا ہوں۔

اگرچہ عام تاثر یہی ہے کہ اصول بالمثل کی دریافت کا سہرا ہنی مین کے سر ہے بہت حد تک یہ بات درست ہے مگر بالمثل اصول کسی نہ کسی طرح ابتدائے آفرینش سے ہی نیچر میں اور بہت سی تہذیبوں میں کار فرما نظر آتا ہے۔

ہومیو پیتھی کے بطور علاج متعارف ہونے سے پہلے بھی مختلف طریقوں سے اصول بالمثل کو مبہم حالت میں استعمال کیا جاتا رہا ہے۔ اصول بالمثل جو کہ جدید ہومیو پیتھی کی بنیاد ہے اس کی روایات ہمیں زمانہ قدیم سے ملتی ہیں اگر ہم ساتویں صدی قبل مسیح میں جھانکیں وہاں ہمیں Appolo of Patra کا ایک قول ملتا ہے کہ "جو زخم لگاتا ہے وہی اس کو مندمل کرے گا"

اسی طرح Hippocrates کے اسکول کے پیروکار The Carpus Hippocraticum کے دور میں علم العلاج میں مندرجہ ذیل تحریر ملتی ہے۔

"سینکائی صرف انہیں لوگوں کے کام آتی ہے جو گرم مزاج ہوتے ہیں۔"

اسی طرح ایک اور تحریر جو قدرے واضح ہے اس طرح سے ہے "بیماری اپنی ہمزاد کے ذریعہ ہی پھیلتی ہے اور اسی ہمزاد کے ذریعہ ہی اس کا علاج ممکن ہے" یہ تو چند باتیں زمانہ قدیم سے تعلق رکھتی تھیں لیکن جب سے سائنسی تحقیق کی بنیاد پڑی ہے کہیں نہ کہیں اس حقیقت کا اعتراف موجود ہے مثلاً پندرھویں اور سولھویں صدی عیسوی کا مشہور سوئس معالج Paracelsus (1493-1541) لکھتا ہے "کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ گرم مزاج بیماری کا علاج ٹھنڈک سے اور سرد مزاج بیماری کا علاج گرمی سے ہو جائے۔

لہذا یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ ہمیشہ ہم مزاج (Constitutional) دوا ہی صحیح علاج کر سکتی ہے "لہذا ان تمام تحریرات کی تہہ تک تو صرف ہنی مین کو ہی پہنچنے کی سعادت ملی لیکن ایلو پیتھی میں بھی اس کی جھلک اس وقت ملی جب انگریز معالج ایڈورڈ جیفر نے چیچک کا ٹیکہ ایجاد کیا تو اس سے "اصول بالمثل" میں چھپی ہوئی خصوصیات مبہم طور پر ہی سہی سامنے ضرور آئیں۔

اسی طرح اگر ہم آیورویدک اور چینی نظام العلاج کا مطالعہ کریں تو وہاں بھی اصول بالمثل (میں علاج بالمثل کی اصطلاح ابھی استعمال نہیں کر رہا) کسی نہ کسی طریق سے متحرک نظر آتا ہے۔ اگرچہ یہ جدید علاج بالمثل سے ہم آہنگ نہیں ہے۔ ان کے ہاں یہ Signature Principle کہلاتا ہے۔ اس نظریہ کے تحت یہ فرض کیا جاتا ہے کہ ادویاتی نباتات کی شفایابی کی خصوصیات کا علم ان کی ظاہری حالت دیکھ کر لگایا جا سکتا ہے۔ مثلاً ایسا پودا جس کے پھولوں کی رنگت زرد ہو اس سے یرقان کی دوا تیار کی جا سکتی ہے۔ (یعنی مریض کی زرد جلد سے اس کی Similarity ہے) اسی طرح کرسمس روز کا استعمال پاگل پن کے لئے کیا جاتا ہے کیونکہ یہ پودا یورپ میں جبکہ تمام پودے موسم سرما میں مرجھا جاتے ہیں (برفباری کی وجہ سے) اس وقت پھول نکال کر پاگل پن کا مظاہرہ کرتا ہے۔

جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ علاج بالمثل میں بالمثل ہونے کا تعین صرف آزمائش کے ذریعے ہی کیا جاتا ہے۔ اگرچہ ظاہری طور پر بالمثل ہونا بہت سے معاشروں اور تہذیبوں میں بہت اہم رول ادا کرتا ہے۔ لیکن ہومیو پیتھی میں اس کی اہمیت نہیں ہے اس کو چند مزید مثالوں سے واضح کیا جا سکتا ہے۔ مثلاً بادام کو نظر کی تیزی کے لئے اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی مشابہت Similarity آنکھ سے ہے۔

اخروٹ کو دماغی کمزوری دور کرنے کے لئے اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی دماغ سے مشابہت ہے۔ اور سیب کو جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں دل کی طاقت کے لئے استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ اس کی دل سے مشابہت ہے۔ لیکن جب آپ ہومیو پیتھی میں یہ کہیں کہ "پلساٹیلا کا مریض اتنا کمزور اور پتلا ہوتا ہے جتنا کہ پلساٹیلا کا پودا" تو اس کی اہمیت صرف علم حاصل کرنے تک محدود ہو گی نہ کہ ہومیو پیتھی کے قانون بالمثل کے مطابق۔

اسی طرح ہومیو پیتھی کے ذریعہ سامنے آنے والی خصوصیات بہت سی ادویات میں پہلے سے مدون Syimptoms کے ساتھ ملتی جلتی دکھائی دیتی ہیں۔ مثلاً یورپ میں جب زہروں کی آزمائش ہومیو پیتھک اصولوں کے مطابق کی گئی تو اس سے ایسے نتائج سامنے آئے جو کہ سولھویں اور سترھویں صدی میں مدون ہو چکے تھے اگرچہ وہ علاج بالمثل کے تحت نہ تھے۔

اٹھارہویں صدی میں آسٹریلیا کے فزیشن Anton Stoerk سکاٹ لینڈ کے سرجن ولیم الیگزنڈر (1844-1919) اور سوس فزیالوجسٹ ابرخت فان ہالر (Albercht Von Haller) (1708-1777ء) نے اس فیلڈ میں زہروں پر بہت سے تجربات کئے یہ بات بتاتا چلوں کہ سٹارک کے تجربات ہی کی وجہ سے ہمیں زہروں میں ابتدائی Agravation کے مسئلہ کو سمجھنے میں مدد ملی۔

جیسا کہ آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ ہر کلچر یا تہذیب میں بالمثل اصول کسی نہ کسی طریق پر کار فرما رہا ہے حتیٰ کہ جادو ٹونوں میں بھی۔ مگر جدید فارمالوجسٹ کا یہ کمال ہے کہ اس نے نباتات پر ادویاتی خصوصیات جاننے کے لئے اس جہت میں تجربات کرنے شروع کئے۔ Digitalis پر ان کے نئے نئے پہلو ابھر کر سامنے آئے انہیں میں سے ایک ڈاکٹر سیموئل ہنی مین تھا (1755-1843ء) جس نے پہلے لوگوں کے اخذ کردہ نتائج کی چھان پھٹک کر کے ایک باضابطہ علاج بالمثل کی بنیاد رکھی پرانے نظریات کی دھجیاں بکھیر کر ادویاتی دنیا میں ایک نئے نظریہ کو اجاگر کیا اور ایک نئے فلسفے کو جنم دیا۔ یہیں سے حقیقی اصول بالمثل کا سفر شروع ہوا۔ جس کو ہم ہنی مین کی زندگی میں ہونے والے واقعات کے ساتھ منسلک کر کے ہی صحیح صورت حال کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔ ہومیو پیتھی کے اس سفر کے بانی کی زندگی اور اس میں ہونے والی ترقی یا تنزلی کو ہم تین حصوں میں تقسیم کر سکتے ہیں۔

ہومیو پیتھک سے پہلے

1-Pre-Homoeopathic Phase

جناب کرسچین فریڈرک ہنی مین 10-اپریل 1755ء کو (Meissen) جرمنی میں پیدا ہوئے ابتدائی تعلیم کے بعد آپ نے قصبہ کے Prince's School of Saint Afra میں مزید تعلیم حاصل کی، 1775 میں یونیورسٹی آف لیپزگ میں اس نے میڈیسن کے شعبہ میں تعلیم کا آغاز کیا۔ اسی دوران جنگ کی وجہ سے اس کے والدین کی معاشی حالت خراب ہو گئی۔ اگرچہ فاقوں کی نوبت تو نہیں آئی مگر ہنی مین کو اپنی توجہ زبانیں سکھا کر روزی کمانے پر مرکوز کرنا پڑی، 1777ء میں وہ ویانا، آسٹریا ہجرت کر گیا جہاں اپنے زمانہ کی جدید ترین میڈیکل درسگاہ تھی مزید دو سال ہرمان سٹڈ (Seiben Burg) میں تعلیم حاصل کرنے کے بعد یونیورسٹی آف Erlangen نے اسے Dissertation on the Causes and Treatment of Spasmic Condition میں ڈگری دی۔

وہ کچھ دیر رائج الوقت طریق علاج کے مطابق پریکٹس کرتا رہا لیکن اسے پچھ لگانے، پسینہ آور علاج، سر کے بالوں کو گوندنا اور زہریلے مادوں کا بطور دوا استعمال مطمئن نہ کر سکا۔ لہذا اس نے اصولی طور پر علاج معالجے کو خیر آباد کہہ کر ادبی مشاغل کو اپنا لیا اور بہت سی میڈیسن، کیمسٹری اور فارمیسی کی کتب کا ترجمہ کیا 1790ء میں اس کی زندگی میں ایک فیصلہ کن موڑ آیا۔ وہ ایک سکاٹش ڈاکٹر ولیم کولن (William Cullen) (1710-1790) کی میٹریا میڈیکا کا جرمن زبان میں ترجمہ کر رہا تھا۔ ہنی مین کی یہ عادت تھی کہ ترجمہ کرتے وقت جہاں کہیں محسوس کرتا اپنی رائے یا تبصرہ بھی شامل کر دیتا۔ اسی عادت کے زیر اثر جب سنکونا بارک کے بارے میں اس نے یہ لکھا دیکھا کہ یہ اپنی کڑواہٹ کے باعث معدے کے نظام کو مربوط کرتی ہے جس کی وجہ سے تمام جسم میں طاقت آ جاتی ہے نتیجتاً یہ جسم پر ہونے والی بیماریوں مثلاً ملیریا وغیرہ کا سدباب کرتی ہے۔ ہنی مین اس رائے سے متفق نہ ہو سکا۔ لہذا اس نے اسے اپنے اوپر آزمانے کا فیصلہ کیا کیونکہ وہ سمجھتا تھا کہ اگر یہ بات صحیح ہے تو پھر باقی کڑواہٹ والی ادویات کو بھی ملیریا کا سدباب کرنا چاہئے جبکہ ایسا نہیں ہے۔

چند دن سنکونا کھانے کے بعد اس میں ایسی علامات پیدا ہوئیں جن کا وہ ملیریا کے حملہ کے دوران تجربہ کر چکا تھا اس دوران اس کے دماغ میں یہ خیال جاگزیں ہو گیا کہ ہو سکتا ہے کہ علامات پیدا کرنے والے مادے ان علامات کو دور بھی کر سکتے ہوں۔

چونکہ کونین کے زیر اثر ملیریا پیدا کرنے والے جراثیم کا عمل رک جاتا ہے جو کہ اس وقت ہنی مین کو معلوم نہ تھا اس لئے ہومیو پیتھی کے مخالفین نے اس خیال کی مخالفت کی اور کہا کہ یہ سوائے نفس کے دھوکہ کے اور کچھ نہیں۔ اس کے باوجود ہم یا کوئی اور صرف سنکونا بارک کے تجربہ سے اخذ کردہ مخالفین کے نتائج کو بنیاد بنا کر ہومیو پیتھی کو غلط ثابت نہیں کر سکتے کیونکہ سائنسی تاریخ اس بات سے بھری پڑی ہے کہ کسی تجربہ کے ابتدائی نتائج خواہ وہ غلط ہی ہوں آگے چل کر صحیح سمت میں پہنچنے کی بنیاد بنتے ہیں۔

ہومیو پیتھی کا آغاز

سنکونا بارک کے تجربہ کے بعد ہنی مین باوجود اعتراضات کے دیگر ڈرگز کے تجربات میں مگن رہا اور ساتھ ہی ساتھ رائج الوقت علم العلاج کا مطالعہ نہایت توجہ سے کرتا رہا اسی تگ و دو کے دوران اسے بہت سے ایسے تجربات ہوئے جس سے اس کا یہ خیال پختہ ہو گیا کہ اصول بالمثل میں بہت سے امراض کا حقیقی علاج پوشیدہ ہے۔ اپنے تجربات و مشاہدات پر مبنی کتابچہ بعنوان Experimental Study on a new Principle for finding the healing Powers of Pharmaceutical substances Including a few notes on those in use up to now.

1796ء میں شائع کیا۔ عمومی طور پر اس کتابچہ کی اشاعت کو باضابطہ ہومیو پیتھی کی پیدائش یا آغاز کا سال کہا جاتا ہے۔

اس کے بعد نہایت عرق ریزی سے ہنی مین اس نئی دریافت کے اصول و ضوابط مرتب کرنے

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک رفیق احمد صاحب

یتامیٰ کی پرورش اور نگہداشت اور ہماری ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ کا یہ بہت بڑا احسان ہے کہ اس نے والدین اور عزیز و اقارب کے دلوں میں اپنے بچوں اور اپنے عزیز و اقارب کے بچوں کے لئے خاص محبت اور شفقت ودیعت کی ہے۔ بچوں کی حفاظت کی طبعی ذمہ داری اور محبت اللہ تعالیٰ کی ہر مخلوق کے دل میں موجود ہے اور اتنی شدت سے نظر آتی ہے کہ کسی کو توجہ دلانے کی ضرورت محسوس ہی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ہر ایک یہ حقیقت جانتا ہے کہ اس کی اولاد ہی اس کی وارث ہے اور وہی اس کے کام آنے والی ہے لیکن اگر ہم میں سے کوئی اس نہج پر سوچنے لگ جاتا ہے کہ اگر میں موجود نہ ہوں یعنی خدانخواستہ موت آجائے یا ایسے مرحلے پر موت آجائے کہ بچے ابھی چھوٹے ہوں تو ان بچوں کی پرورش کس طرح ہوگی تو انسان حیران اور پریشان ہو جاتا ہے اگرچہ ہم اس بات کو جانتے ہیں کہ جو خالق ہے وہ رازق بھی ہے لیکن اس کے باوجود ہم ظاہری اسباب اور ذرائع سوچنے پر مجبور ہو جاتے ہیں جو ان بچوں کے لئے پرورش کا ظاہری سبب بن سکتے ہیں۔

دنیا میں آنے اور رخصت ہونے کا سلسلہ جاری ہے اور جاری رہے گا۔ کوئی بھی موت سے بری نہیں کسی کا مال جائیداد عمدہ ظاہری شان و شوکت بادشاہت اولاد اس کو موت سے بچانے میں کامیاب نہیں ہو سکتی اس کا ساتھ اس کا وہ عمل ہی دے گا جو وہ اپنی موت سے قبل کر چکا ہے۔ ہو سکتا ہے آپ کے پاس دولت ہو اور اتنی کثرت سے ہو کہ آپ ان سوچوں میں مبتلا ہوں کہ کہاں خرچ کی جائے اور عجیب بات یہ ہے کہ یہ سب دولت آپ کے لئے فائدہ مند اس وقت تک ثابت ہو سکتی ہے جب تک آپ کھا پی سکتے ہیں یا آپ کو اسے استعمال کرنے کا حق یا طاقت ہے ہو سکتا ہے کہ آپ کو اپنی زندگی میں ہی اس کو استعمال کرنے سے روک دیا جائے یعنی آپ بوڑھے ہو جائیں اور دولت کے استعمال کا حق کسی اور کے ہاتھ میں چلا جائے یا ایسی بیماری لگ جائے کہ بے شمار نعمتیں آپ کے لئے ممنوع قرار دی جائیں۔ بہت سے لاکھ پتی اور کروڑ پتی ایسے ہیں کہ وہ میٹھا نہیں کھا سکتے زردہ پلاؤ قورمہ وغیرہ نہیں کھا سکتے قسما قسم کے مشروب پی نہیں سکتے حالانکہ ان کے پاس دولت کے انبار لگے ہوتے ہیں۔ لیکن دوسری طرف تصویر کا ایک اور رخ ہے ہمارے اردگرد بہت سے خاندان موجود ہیں جن بچوں کے والد یا والدہ یا دونوں ہی وفات پا چکے ہیں اور ان کے عزیز و اقارب کی مالی حالت ایسی مستحکم نہیں ہے کہ ایسے رنگ میں مدد کریں کہ وہ مناسب رنگ میں زندگی کی پروان چڑھیں یا ان کو اس طرف توجہ نہیں ہے کہ ان کا ساتھ دیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے ان بچوں کی کفالت اور مدد کے لئے ان مستحق فیملیز کے لئے ایک فنڈ کی بنیاد جنوری 1991ء کو رکھی ہے جس سے اب 391 خاندان استفادہ کر رہے ہیں۔

کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ کے نام میں یکصد یتامیٰ لکھا گیا ہے یعنی "ایک سو یتیم" لیکن یہ تعداد یکصد یتامیٰ سے بڑھ کر 1205 تک پہنچ چکی ہے لیکن نام کمیٹی کفالت یکصد یتامیٰ ایسا معروف ہو چکا ہے کہ اسی کو قائم رکھا گیا ہے۔

کفالت یتامیٰ کے اس کام میں آپ میں سے ہر ایک کو حصہ لینے کی خواہش لازماً پیدا ہوگی اور وہ معلوم کرنا چاہے گا کہ میں بھی کس طرح اس نیک کام کرنے والوں میں شریک ہو سکتا ہوں۔ تو اس کا طریق بہت ہی آسان ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ ایک عدد خط بنام سیکرٹری صاحب کفالت دار الضیافت ربوہ پاکستان کو ارسال کریں آپ کو مزید تفصیل بھجوا دی جائے گی۔ نیز کفالت یکصد یتامیٰ کی طرف سے الفضل میں پوری تفصیل دی جا رہی ہے جس کا اختصار یہ ہے کہ آپ اپنی توفیق کے مطابق ایک یتیم کے لئے یا اس سے زیادہ کے لئے ہر ماہ مقامی طور پر اس فنڈ کے نام ادائیگی کر دیں۔ یا کمیٹی کے نام منی آرڈر یا چیک ارسال کر دیں۔ تا آپ کو اس نیکی کے کام میں شرکت کی توفیق مل سکے۔

کمیٹی کفالت یتامیٰ کے طرف سے بچوں کی نگہداشت نگرانی اور تربیتی امور میں رہنمائی کے لئے نظام کو مضبوط تر کرنے کی ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ ان کے پاس گھروں میں پہنچ کر تربیتی امور کا جائزہ لیا جاتا ہے تعلیمی رہنمائی کی جاتی ہے اور شادی وغیرہ معاملات میں ان کا ساتھ دیا جاتا ہے۔

دنیا چند روزہ ہے اگر سو سال بھی ہم اس دنیا میں رہیں وہ چند دن ہی نظر آتے ہیں۔ تلخ زندگی کے ایام میں نیکی کے کاموں میں بڑھ کر حصہ لینے سے مٹھاس پیدا کی جا سکتی ہے۔ کمیٹی کے زیر کفالت وہ بچے بھی ہیں جو تعلیم حاصل کر رہے ہیں ان میں سے وہ بھی ہیں جو اعلیٰ تعلیم کے حصول میں مشغول ہیں بعض ایسے بچے ہیں جو معذور ہیں اور ان کی مدد کرنا ہمارا فرض ہے۔ وہ بچیاں جو شادی کی عمر میں ہیں اور ان کا بروقت ساتھ دینا کمیٹی کی ذمہ داریوں میں شامل ہے۔ دینی تربیت کے لئے ان کے نام الفضل خالد تشحیذ مصباح رسائل جہاں حقیقی ضرورت محسوس ہوتی ہے ان کے نام لگوائے جاتے ہیں۔

کمیٹی ھذا کے زیر کفالت خاندان پشاور سے کراچی تک پھیلے ہوئے ہیں صوبہ بلوچستان میں بھی کفالت کا کام ہے آزاد کشمیر میں بھی ان کی کفالت کا کام جاری ہے اور یہ سارا کام عطیات سے چل رہا ہے۔ اگر آپ میں بھی ہمت ہے استطاعت ہے جذبہ ہے اور اپنے بچوں کے ساتھ ان کو بھی شامل کر کے مالی قربانی کر سکتے ہیں تو نیکی کے کاموں میں مسابقت کی روح سے حصہ لیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں برکت دے آپ کی اولاد کو آپ کے لئے قرۃ العین یعنی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے اور وہ بچے جو والد یا والدین کی وفات کی وجہ سے آپ کی مدد کے منتظر اور متلاشی ہیں ان کی خاموشی اور سکون سے نظام میں منسلک ہو کر آپ مدد کرنے کی توفیق پانے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی توفیق بڑھائے۔

بقیہ صفحہ 5

میں مگن رہا اور 1810ء میں Organon of Rational healing نامی کتاب میں ان کو شائع کیا جس میں دوا کی آزمائش ' مریض کے معائنہ ' دوا کی تیاری ' مریض پر اس کے اثرات اور دیگر اصول و ضوابط کو بیان کیا گیا۔ یہ اس کی اسی محنت کا نتیجہ تھا کہ ہومیو پیتھی کے مخالفین بھی اس اعتراف پر مجبور ہو گئے کہ ہنی مین نے میڈیسن کے میدان میں نہایت شاندار خدمات انجام دیں جس میں بالخصوص مریض کی علامات کا ریکارڈ اور اس کی چھان بین Evaluation of Patient's History شامل ہیں۔ یوں علاج بالکل ایک شاہراہ پر اپنے سفر میں گامزن ہو گیا۔

1811ء میں لیپ زگ یونیورسٹی میں ہنی مین کو میڈیکل ہسٹری پڑھانے پر مقرر کیا گیا لیکن اپنے نظریات کی بنا پر اسے وہاں سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑا۔ چند ایک لوگ جو اس کے ساتھ تھے انہوں نے مل کر Association of Practical Pharmaceutical Proving کی بنیاد رکھی۔ اس ادارے نے ہنی مین اور اس کے ساتھیوں کو ادویات کی آزمائش کے لئے ایک وسیع بنیاد فراہم کر دی جو کہ ہنی مین کے لئے بہت اطمینان کا باعث تھی کیونکہ ابھی تک ادویات کی آزمائش صرف اس کے اپنے خاندان تک ہی محدود تھی۔

1801ء کے بعد ہنی مین Posology کے میدان میں تحقیق کرتا رہا اور یہ مشاہدہ کیا کہ ابتدائی مادہ Starting Substansces جزوی طور پر مریض پر نہایت خوفناک اثرات مرتب کرتے ہیں لہذا اس نے مادی مقدار میں کمی کا طریق یعنی Dilution بنانا اختیار کیا بہت سے تجربات اور دن رات کی عرق ریزی کے بعد وہ یہ جاننے میں کامیاب ہو گیا کہ صرف وہی ادویاتی مادے پُر اثر ہوتے ہیں جن کو ڈائلوشن بناتے وقت یا تو اچھی طرح پیسا جائے یا پھر ان کو اچھی طرح جھٹکا دیا جائے۔ لہذا اس طرح اس نے Dynamization یا Potentization کا طریق متعارف کروایا۔ جو کہ 30 کی طاقت تک اپنایا گیا۔

جہاں اس نئے طریق کار نے اسے شہرت بخشی وہاں اسے Pharmacists کی شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا کیونکہ ہومیو پیتھی میں Self Preparation اختیار کی جا رہی تھی جو کہ Right of Dispensing فارماسسٹس کو ہی حاصل تھا کی خلاف ورزی تھی۔

بقیہ صفحہ 3

سنگل کرنسی پر آج کل بڑی بحث ہو رہی ہے حضور کا اس بارہ میں کیا خیال ہے حضور ایدہ اللہ نے اس کا مختصراً جواب دیتے ہوئے فرمایا میرا خیال یہ ہے کہ بڑے غور و فکر کے بعد اس کا فیصلہ کرنا چاہئے کیونکہ اس میں ان قوموں کی جو انفرادی شخصیت ہے اس کے مجروح ہونے کا خطرہ ہے اور جو Conservatism (کنزرویٹزم) انگلستان میں پایا جاتا ہے وہی ہے جس نے اس بات کو محسوس کیا ہے اور وہ گھبرا رہے ہیں ورنہ یورپ میں جو بڑی قومیں ہیں اقتصادی لحاظ سے ان کے تو حق میں یہ بات جاتی ہے مثلاً جرمنی ہے وہ اس کی پوری تائید میں ہے فرانس بھی غالباً تائید میں ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دین میں قید خانوں کا تصور

اس سوال پر کہ دین میں جنگی قیدیوں کے علاوہ بھی کوئی قید یا جیل خانوں کا تصور ہے حضور ایدہ اللہ نے فرمایا۔ ہاں ہاں عورتوں کو گھروں میں قید کرنے کا حکم فرمایا ہے اس لئے کہ ان کے لئے ان کی عزت اور احترام کی خاطر یہی مناسب تھا۔ یہ نہیں فرمایا کہ ان کو جیل خانوں میں بھیجو۔ یہ جو مغربی دنیا ہے یہ اپنی لاعلمی کی وجہ سے اس کو ایک وحشیانہ حکم سمجھتی ہے حالانکہ گھروں کے اندر Internment (نظربندی) ایک بہت ہی اعلیٰ درجہ کا اخلاقی حکم ہے جس کو یہ اپنے معززین کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ جب سیاسی رہنماؤں کو قید کرتے ہیں تو کہتے ہیں ان کو نظر بندی کی سزا دی جا رہی ہے پس جب نظربندی کا طریق موجود ہے تو مغربی دنیا کا اعتراض غلط ہے۔

دوسرے حضرت یوسف علیہ السلام کے ذکر میں بغیر کسی جرم کے بھی ایک جیل قائم تھی۔ وہاں اس جیل میں لوگوں کو رکھا جاتا تھا۔ پس جیل کے نظام کے خلاف قرآن کریم نے کچھ نہیں فرمایا۔ دو تین آدمی وہاں جیل میں اکٹھے بتائے گئے۔ ایک حضرت یوسف علیہ السلام تھے جو سراسر ظلم کی راہ سے بھیجے گئے۔ ایک جس کا جرم ثابت نہ ہوا اور ایک جو مجرم ثابت ہوا۔ تینوں جیل میں رکھے گئے تھے۔

پس جیلوں میں رکھنا قرآن کریم کی رو سے منع نہیں ہے بلکہ بعض جگہ تو واضح طور پر فرمایا گیا ہے کہ پھر اس کی اور کیا سزا ہوگی سوائے اس کے کہ جیل بھیج دیا جائے۔ یعنی یہ بیان کرنے کے باوجود جہاں قرآن ان کی باتوں کی واضح نفی نہیں فرماتا یا اور ایسے اشارے نہیں رکھتا جس سے یہ ثابت ہو کہ یہ گذشتہ میں تو جائز تھا اب جائز نہیں رہا وہاں علمائے امت کا یہی مسلک ہے کہ اس کو رد نہیں کیا جا سکتا۔ جہاں تاریخ کے حوالے سے ذکر موجود ہوں لیکن قرآن کریم کی کوئی نص صریح یا کوئی اور نص کے علاوہ کوئی اشارے جو واضح ہوں مگر ہوں بے شک اشارے اور وہ اس مضمون کو ختم کرنے کا اعلان نہ کریں اس وقت تک وہ جاری رہتا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ عزیزم ملک نصیر احمد صاحب ابن مکرم ملک بشیر احمد صاحب G/27 گلشن راوی لاہور بعمر 49 سال بوجہ ہارٹ اٹیک وفات پا گئے آپ نیشنل بینک پاکستان میں بطور ریذیڈنٹ انجینئر کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوئے۔ جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا اور مورخہ 99-8-1 مکرم مولانا خلیل احمد مبشر صاحب (سابق نائب ناظر اصلاح و ارشاد) نے احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں جنازہ پڑھایا اور قبرستان عام ربوہ میں ان کی تدفین ہوئی اور دعا کرائی گئی عزیزم نہایت خوش اخلاق شریف اور نیک اطوار کے احمدی تھے۔

یہ ناگہانی موت عزیزم کے والدین اور ان کے بیوی بچوں اور دیگر عزیزوں کے لئے نہایت صدمے کا موجب ہے۔ ملک نصیر احمد صاحب مرحوم کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں ہیں۔

احباب کرام کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ مرحوم کے ورثا کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے ان کے بچوں کا حامی و ناصر ہو اور مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ زوجہ چوہدری محمد رفیق اٹھوال دارالعلوم شرقی ربوہ عرصہ دو سال سے بیمار ہیں۔ گذشتہ دنوں بھی الائیڈ ہسپتال میں آپریشن کے سلسلہ میں داخل رہیں ہیں۔ اب دوبارہ پھر تکلیف ہو گئی ہے۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کامل و عاجل عطا فرمائے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

لیبارٹری ٹیکنیشن کی

ضرورت

مرکز عطیہ خون (بلڈ بینک) ربوہ میں کل وقتی / جز وقتی کام کے لئے خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والے محنتی لیبارٹری ٹیکنیشن کی ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد اپنی درخواستیں مقامی صدر صاحب یا امیر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ مع نقول تعلیمی و اسناد و تجربہ 10 ستمبر 99ء تک مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ایوان محمود ربوہ پوسٹ کوڈ 35460

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم عبدالناصر منصور صاحب مربی سلسلہ تلونڈی موسیٰ خان ضلع گوجرانوالہ کو 99-8-28 کو دو بیٹیوں کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام "ضامر مصطفیٰ منصور" ہے۔

نومولود مکرم ڈاکٹر ریاض احمد صاحب سیکرٹری مال گنج روڈ ضلع نارووال کا پوتا اور مکرم چوہدری فتح محمد صاحب گجراتی مرحوم درویش قادیان کا نواسہ ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور باعمر بنائے (امین)

○ خدا تعالیٰ نے مکرم محمد یوسف بٹ صاحب مربی سلسلہ حلقہ فتح پور ضلع گجرات کو دوسرے بیٹے سے مورخہ 99-8-13 کو نوازا ہے۔ حضور انور نے مفلح احمد یوسف نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم فضل دین کشمیری صاحب مرحوم سمن آباد فیصل آباد کا پوتا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو صحت و سلامتی والی لمبی زندگی عطا فرمائے۔ خادم دین اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔

بقیہ صفحہ 1

احباب کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اپنی حفظ و امان میں رکھے۔

خاکسار نے بعض احباب کو تو بذریعہ خط یا فون شکریہ ادا کیا ہے۔ مگر احباب کرام کے خطوط، فون و فیکس اتنی کثرت سے موصول ہوئے ہیں کہ فرداً فرداً ان کا شکریہ ادا کرنا مجھ ناچیز کے لئے ممکن نہیں۔ اس لئے بندہ ان چند سطور کے ذریعہ تمام احباب جماعت کا اپنی، اپنے والدین اور سسرال کی طرف سے شکریہ ادا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو جزائے خیر دے اور ہمیشہ اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ آمین۔ خاکسار

محمد افضل ظفر نائب امیر و مشنری انچارج فجی

حال بیت المحمود 9/10 دارالصدر شمالی ربوہ ضلع جھنگ

بقیہ صفحہ 4

"وہ بیچارہ فوت ہو گیا ہے" (صفحہ 50)

گویا اللہ تعالیٰ نے مسکین کے بالمقابل مترادف "بیچارہ" کا لفظ استعمال فرمایا۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے ایمان کی جڑ یہ انکساری ہی تھی۔ جسے اللہ تعالیٰ نے اپنی وحی کے ذریعے نمایاں فرمایا۔

حضرت اقدس نے گورداسپور سے واپسی پر حضرت قاضی صاحب کا جنازہ پڑھایا اور بہت لمبی دعا کی بعد ازاں حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے چند آدمیوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔

"پرانے آدمیوں کی ایسی ہی قدر ہوتی ہے"

(ص 54)

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

فلسطینی ریاست اسرائیلی وزیر اعظم نے فلسطینی ریاست تسلیم کرنے کا اشارہ دے دیا ہے اور کہا ہے کہ فلسطین کو بعض شرائط پوری کرنی ہوں گی۔ شرائط امریکی وزیر خارجہ کے دورہ مشرق وسطیٰ کے موقع پر پیش کی جائیں گی۔ مبصرین کی رائے ہے کہ اسرائیلی وزیر اعظم کا فیصلہ صدر یاسر عرفات کے لئے اطمینان بخش ہوگا جو ساری عمر فلسطینی حیثیت تسلیم کرانے کی جدوجہد میں مصروف رہے۔ تاہم فلسطینی عوام کی طرف سے سخت تنقید ہو سکتی ہے۔

اردن کا اعلان اردن نے اعلان کیا ہے کہ یروشلم میں مذہبی اہمیت کی تاریخی عمارت پر اپنی اجارہ داری ختم کرنے کے لئے تیار ہیں۔ فلسطینی انتظامیہ ان عمارتوں کو اپنی عملداری میں لانا چاہے تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ بی بی سی نے اپنے تبصرہ میں کہا ہے کہ اردن پہلے ہی غرب اردن میں مذہبی مقامات کی نگرانی سے دستبردار ہو چکا ہے۔ فلسطین ابھی ایسی ذمہ داریاں قبول کرنے کو تیار نہیں۔

داغستان میں بمباری روس کے جنگی طیاروں نے داغستان میں مسلم اکثریت پسندوں کے ٹھکانوں پر بمباری کی ہے۔ اور عسکریت پسندوں سے چار گاؤں خالی کرا لئے ہیں۔ روسی حکام نے کہا ہے کہ ٹھکانوں کی مکمل تباہی تک بمباری جاری رکھیں گے۔ 500 سے زائد عسکریت پسندوں کے خلاف دارالحکومت کے جنوبی علاقوں میں روسی فوج جنگ لڑ رہی ہے۔ عسکریت پسندوں نے دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے روسی فوجی جیپ بموں سے اڑا دی ہے جس سے دو روسی فوجی ہلاک ہو گئے۔

اسرائیلی دباؤ اردن کی سیکورٹی فورسز نے دارالحکومت عمان میں عسکریت پسند فلسطینی تنظیم حماس کے دفاتر بند کر کے چار کارکنان کو گرفتار کر لیا ہے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ان دفاتر کو غیر قانونی طور پر سیاسی مقاصد کے لئے استعمال کیا جا رہا تھا۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اس فیصلہ سے یاسر عرفات کی مشکلات میں اضافہ ہوگا جو حماس سے تعلقات بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آسمانی بجلی بنگلہ دیش میں آسمانی بجلی گرنے سے پانچ افراد لقمہ اجل بن گئے ہیں۔ جبکہ دو افراد شدید زخمی ہو گئے۔ یہ بد قسمت افراد مون سون کی بارش کے دوران اپنے دھان کے کھیتوں میں کام کر رہے تھے کہ آسمانی بجلی کا شکار ہو گئے۔

سمندری طوفان بحیرہ اوقیانوس میں آنے والا سمندری طوفان امریکہ کے شمالی مشرقی ساحلوں تک پہنچ گیا ہے۔ جس کے نتیجے میں تین افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔ دس میٹر بلند طوفانی لہریں ساحل علاقوں سے ٹکرا رہی ہیں۔ اور مسلسل تیز بارش ہو رہی ہے۔

جرائم کے لئے کمپیوٹر کا استعمال چین میں کمپیوٹر کے ذریعے جرائم کے ارتکاب کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ ایک پچاس سالہ چینی کو انٹرنیٹ میں غیر قانونی طور پر مداخلت پر 18 ماہ قید کی سزا سنائی گئی ہے۔ رواں سال میں کل 51۔ افراد کو کمپیوٹر کے غلط استعمال کے جرم میں سزا سنائی گئی۔

خلائی سٹیشن "میر" روسی خلائی سٹیشن "میر" کا آخری سفر جاری ہے۔ اور خلا بازوں کا کہنا ہے کہ یہ بالکل ٹھیک حالت میں ہے۔ تاہم زائد المعیاد ہونے کی وجہ سے اس کو ترک کر دیا گیا ہے۔

ماسکو میں بم دھماکہ ماسکو کے ایک شاپنگ پلازہ میں ایک بم دھماکے سے 41۔ افراد زخمی ہو گئے جن میں سے پانچ کی حالت نازک ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ یہ واقعہ دہشت گردی ہے۔

بقیہ صفحہ 2

دشمن کی ہر وقت کی بکواس، دل کا آزار اور جسمانی تکلیفیں۔ کوئی دنیا میں ایسا نبی دکھائیں جس کو محمدؐ رسول اللہ سے بڑھ کر تکلیفیں پہنچی ہوں۔ اس کے بعد حساب یسیر کے سوا باقی کیا رہ جاتا ہے۔ کوئی دنیا میں کہہ نہیں سکتا کہ مجھے تو تکلیف کے بدلے حساب دیا جائے محمدؐ رسول اللہ کو کون سی تکلیف پہنچی تھی۔ تو تکلیف اس لئے نہیں پہنچی کہ آپؐ کے گناہ بخشے جائیں، تکلیف اس لئے پہنچی کہ ساری دنیا کو نمونہ دکھا دیں۔ اس کو کہتے ہیں خدا کے رستے میں (-) ہر روک سے بے نیاز ہو کے میں گزرتا چلا گیا ہوں، ہر رستے کے زخم مجھے پھول لگے، ہر آزمائش میں کامیاب ہو کر سرفراز نکلا ہوں اگر تم چاہتے ہو کہ تم بھی اسی طرح اللہ سے ملاقات کرنے والے ہو تو میرا رستہ پکڑو۔

(روزنامہ الفضل ربوہ کیم جون 98ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 2 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 29 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 39 درجے سنٹی گریڈ
3- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-32
4- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-18
4- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-44

صوبائی دارالحکومت میں اپوزیشن ریلی

صوبائی دارالحکومت میں اپوزیشن کی ریلی میں ہزاروں افراد نے حصہ لیا۔ ریلی ریلوے سٹیشن سے شروع ہو کر برانڈرتھ روڈ۔ سرکلر روڈ لوئر مال اور ناصر باغ سے ہوتی ہوئی اسمبلی ہال چوک تک آئی اپوزیشن کے لیڈروں نے ریلی کی مشترکہ قیادت کی ریلی کے راستے پر جگہ جگہ سٹیج لگائے گئے جہاں قائدین کا استقبال کیا گیا۔ اور ان پر پھول اور نوٹ برسائے گئے۔ کارکن اپنے اپنے قائدین کے حق میں نعرے بازی کرتے رہے۔ ریلی پرامن رہی۔ تعداد کے لحاظ سے حکومت اور اپوزیشن دونوں کے اپنے اپنے اندازے رہے۔ ریلی میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد اپوزیشن کی توقعات سے کم تر اور حکومت کے اندازوں سے زیادہ رہی۔

لاہور میں اپوزیشن کی ریلی

لاہور میں اپوزیشن کی ریلی کے سلسلے میں مختلف شہروں کے ناکہ بندی کر دی گئی اور بسوں کو روک کر قافلے روک لئے گئے۔ لاہور میں داخلے کے تمام راستوں پر چیکنگ کے بہانے لوگوں کو روکنے کی کوشش کی گئی۔ پیپلزپارٹی اور دیگر جماعتوں کے سینکڑوں کارکن پولیس نے گرفتار کرلئے۔ بسوں کو روک کر ہزاروں افراد کو گرفتار کرلیا گیا۔ امامیہ کالونی لاہور کے قریب جلوس پر فائرنگ سے سابق ممبر پنجاب اسمبلی عارف چٹھہ زخمی ہو گئے۔ عوامی تحریک کی 2400 بسوں کو روک کر لوگوں کو زبردستی اتار لیا گیا۔ اپوزیشن لیڈروں نے مشترکہ پریس کانفرنس کی جس میں کہا گیا کہ عوامی عدالت نے اپنا فیصلہ سنا دیا ہے۔ قومی دولت لوٹ کر رائے ونڈ محل بنانے والوں سے ایک ایک پائی کا حساب لیا جائے گا۔ اس کے علاوہ پریس کانفرنس میں کہا گیا کہ نواز شریف نے اعلان جنگ کر دیا ہے اس لئے اب انہیں بھی کسی جگہ جلسہ نہیں کرنے دیں گے۔

کشمیر میں الیکشن مسئلہ کا حل نہیں

وزیر اعظم پاکستان میاں محمد نواز شریف نے کہا ہے کہ کشمیری صرف حق رائے دہی چاہتے ہیں اس لئے کشمیر کا مسئلہ صرف رائے شماری سے حل ہو گا یوم نیلا بٹ پر انٹرویو دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ عالمی برادری مقبوضہ کشمیر میں انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں کا نوٹس لے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیری عوام نے بھارت کے زیر انتظام انتخابات کو مسترد کر کے اپنی رائے کا اظہار کر دیا ہے اور بھارت کو یہ بات اب تسلیم کرلینی چاہئے کہ کشمیری عوام صرف رائے شماری چاہتے ہیں۔

نئی حج پالیسی

وزیر برائے مذہبی امور راجہ ظفرالحق نے نئی حج پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ اس سال 95 ہزار پاکستانی حج کی سعادت حاصل کر سکیں گے۔ انہوں نے بتایا کہ ریگولر سکیم کے تحت 40 ہزار اور سانپسر شپ سکیم کے تحت 50 ہزار افراد حج کریں گے۔ مکہ مکرمہ میں رہائش کے اخراجات 1600 ریال تک ہوں گے۔ حج کے لئے درخواستیں 6 ستمبر سے وصول کی جائیں گی۔ انہوں نے بتایا کہ اس سال حج کے اخراجات پچھلے سال سے کم ہوں گے۔

حکومت کا ایم کیو ایم سے رابطہ

ذرائع کے مطابق حکومت نے ایم کیو ایم کے بعض ارکان پارلیمنٹ سے رابطہ قائم کیا ہے۔ اور حکومت کی حمایت کی صورت میں ان کے تمام مقدمات ختم کرنے کی پیشکش کی ہے۔ 4 ستمبر کی ہڑتال ناکام بنانے کے لئے یہ پیشکش حکومتی کوششوں کا ایک حصہ ہے۔ وفاقی حکومت نے 4 ستمبر کی ہڑتال ناکام بنانے کے لئے سندھ حکومت کو ہر جائز اور ناجائز طریقہ استعمال کرنے کی ہدایت کر دی ہے۔

پاک فضائیہ دشمن کو جواب دے سکتی ہے

پاک فضائیہ زمینی سمندری اور فضائی حملوں کا جواب دے سکتی ہے۔ ایئر چیف مارشل پرویز مہدی قریشی نے کہا ہے کہ ائرفورس کو جدید خطوط پر استوار کیا جا رہا ہے۔ اصل جنگیں روایتی' ہتھیاروں سے لڑی جاتی ہیں فضائیہ کو جب بھی آزمایا گیا اس نے فرض پورا کیا۔

میاں اظہر پر تنقید

فیصل آباد کے مسلم لیگی رہنما چوہدری شیر علی نے کہا ہے کہ میاں اظہر جماعت احمدیہ کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے ہیں جس سے مسلم لیگ کی ساکھ کو نقصان پہنچ رہا ہے انہوں نے کہا کہ اگر بلدیہ فیصل آباد میں کرپشن ثابت ہو جائے تو مجھ سمیت عامر شیر علی کو گھنٹہ گھر چوک میں گولی مار دی جائے۔

طارق چوہدری کا استعفیٰ

لاہور میں عوامی تحریک کی ریلی میں شرکت سے انکار کرنے پر سابق سینیٹر طارق چوہدری نے تنظیم الاخوان سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت 15۔ اکتوبر سے 15 نومبر تک ختم ہو جائے گی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ وزیر اعظم ہاؤس میں جاسوسی سیل قائم ہے جہاں جرنیلوں سمیت اہم شخصیات کے فون ٹیپ کئے جاتے ہیں۔

واپڈا حبکو مذاکرات

بجلی پیدا کرنے والے پرائیویٹ کمپنی "حب کو" سے واپڈا کے مذاکرات واپڈا کے چیئرمین کے سخت رویہ کے باعث ختم ہونے کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ واپڈا کی فوجی انتظامیہ واپڈا پر بھاری مالی بوجھ کی ذمہ داری اپنے سر لینے کو تیار نہیں۔ چیئرمین واپڈا اس سے پہلے "حب کو" کا ٹیرف قبول نہ کرنے کا اعلان کر چکے ہیں۔

ڈاکخانے بھی بجلی کے بل وصول کریں

لاہور الیکٹرک سپلائی کمپنی کے صارفین یکم ستمبر سے منظور شدہ بینکوں کے علاوہ 211 ڈاکخانوں میں بھی بجلی کے بل جمع کرا سکیں گے۔ یہ ڈاکخانے لاہور' شیخوپورہ' اوکاڑہ اور قصور میں واقع ہیں۔

مال روڈ پر بچوں کا گو نواز مارچ

عوامی اتحاد کے زیر اہتمام مال روڈ لاہور پر سینکڑوں بچوں نے "گو نواز" مارچ میں حصہ لیا۔ بچوں نے قمیضیں اتار کر سینہ کوبی کی۔ گدھے پر سوار نواز شریف کے پتلے کو نذر آتش کیا گیا۔ بچوں نے بینرز اور پلے کارڈز اٹھائے ہوئے تھے جن پر حکومت سے مستعفی ہونے کے نعرے درج تھے۔

میاں اظہر کا بیان

سابق گورنر میاں محمد اظہر ایم۔ این۔ اے نے کہا ہے کہ مسلم لیگ کو چاہئے کہ ملک اور پارٹی میں آمریت قائم نہ کرے۔ تمام اختیارات اپنی ذات میں مرکوز کرلینا مناسب نہیں ہے اور نہ ہی پارٹی ورکروں کو جانور سمجھا جائے۔ انہوں نے اپنے مشن کے متعلق بتایا کہ کارکنوں کی عزت بحال کرانا میرا اصل مشن ہے۔ انہوں نے صحافیوں سے بات کرتے ہوئے کہا کہ میں کسی بھی صورت میں کمپرومائز نہیں کروں گا۔ دریں اثناء مسلم لیگی رہنماؤں اقبال احمد خاں' سعید منہیس' طارق چوہدری نے میاں اظہر سے ملاقاتیں کر کے اپنی مکمل حمایت کا اعلان کیا۔ میاں اظہر سے کہا گیا کہ وہ اپنے اصولی موقف پر قائم رہیں۔ اور مسلم لیگ کو متحد کرنے کی کوشش کریں۔ ان رہنماؤں نے کہا ہے کہ اگر مسائل حل نہ ہو سکے تو یہ قومی المیہ ہو گا۔ جس پر میاں اظہر نے کہا کہ وہ مسلم لیگ میں رہ کر اپنے مقاصد کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اکبر بگٹی نے بھی میاں اظہر کو اپنی مدد کا یقین دلایا ہے۔

کپاس کی قیمتوں میں ریکارڈ کمی

خام کپاس کی قیمتوں میں زبردست اور حیرت انگیز کمی ہو جانے سے اس کاروبار سے وابستہ افراد کو سخت نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے۔

نمائندہ روزنامہ الفضل کا دورہ

○ مکرم محمد احمد مظفر علوی صاحب آف اوکاڑہ نمائندہ روزنامہ "الفضل" برائے اشتہارات ربوہ اپنے دورہ کے دوران گجرات' جہلم' منڈی بہاؤالدین' چکوال' بھمبر (آزاد کشمیر) تشریف لا رہے ہیں عہدیداران جماعت احمدیہ و احباب جماعت احمدیہ سے بھرپور تعاون کی اپیل کی جاتی ہے۔

○ مکرم طاہر احمد صاحب گجراتی نمائندہ الفضل چندہ الفضل کی وصولی اور توسیع اشاعت الفضل کے لئے ضلع ساہیوال کے دورہ پر آ رہے ہیں تمام احباب جماعت سے مکمل تعاون کی درخواست ہے۔

(مینجر روزنامہ "الفضل" ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے
رشید آئی ہسپتال
ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات
خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
راجپوت جیولرز
گول بازار - ربوہ 04524-213160 ☎

خوشخبری
وول-کاٹن-سلک-لیڈیز اینڈ جینٹس ورائٹی-ہمارے شوروم پر پردہ کلاتھ کی سیل لگ چکی ہے-پردوں کی سلائی بالکل مفت نیز اولمپیا کارپٹ-سینٹر پیس اور قالین بھی دستیاب ہیں-
ناصر نایاب کلاتھ ہاؤس
ریلوے روڈ گلی نمبر 1- ربوہ فون 434